بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۲۵ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام بصدارت خان بہادر نواب محمد دین صاحب۔ مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔اے نے "مسلم یونیورسٹی علی گڑھ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں جناب صدر نے حصول علم کے متعلق اسلامی احکام بیان فرمائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

ہندوستان کے مختلف اقطاع۔ اور علاقوں سے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اور جنہیں نہایت ہی اختصار کے ساتھ "الفضل" میں شائع کیا جا چکا ہے۔ ان سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس سال بھی باوجود کئی قسم کی مشکلات کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ یہ تحریک نہایت کامیاب ہوئی ہے۔

حضور کی اس تحریک سے غرض یہ ہے کہ ایک طرف تو مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلےٰ صفات اور غیر معمولی خوبیوں سے واقف ہو کر آپ کے اسوہ حسنہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اندر بھی اپنے آقا۔ اور اپنے محبوب کی سی صفات پیدا کرنے اور اس کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ اور دوسری طرف غیر مسلم اصحاب آپ کے حسن وجمال اور حقیقی کمالات کا کچھ نہ کچھ نظارہ کر سکیں تاکہ جب کوئی فتنہ پرداز اور ناپاک خصلت انسان انہیں بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کوئی ناروا بات کہے۔ تو وہ اس کی تردید کر سکیں۔ یا کم از کم اس کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ دونوں باتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اور روز بروز زیادہ خوشنما صورت اختیار کر رہی ہیں۔ مسلمانوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سے واقف ہونے کا شوق روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ مولود کی مجالس جو چند رسوم اور خاص قسم کے اشعار پر ختم ہو جاتی تھیں۔ اب ان کو زیادہ سے زیادہ مفید اور مؤثر بنایا جا رہا ہے۔ اسی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عام جلسے منعقد کر کے ان میں تقریریں کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال پنجاب کے مختلف مقامات میں ان جلسوں کے علاوہ جو احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام منعقد ہوئے دوسرے مسلمانوں نے بھی پُر رونق جلسے کئے۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کی گئی ہیں۔ اور بعض جگہ تو غیر مسلم اصحاب سے بھی تقریریں کرائی گئیں۔ اگرچہ اس بارے میں بہت کچھ جھجک پائی جاتی ہے۔ اور ایک مقام سے تو ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک مولوی صاحب نے اس بنا پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ میں شریک ہونے سے مسلمانوں کو روکنے کی کوشش کی۔ کہ اس میں ایک معزز ہندو صاحب تقریر کرنے والے تھے۔ اور مولوی صاحب کا ارشاد یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کسی غیر مسلم کے منہ سے سننا کفر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گویا غیر مسلموں کے موہنہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بے ہودہ اعتراضات اور گندے الزامات تو گوارا کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن آپ کی تعریف وتوصیف نہیں سنی جا سکتی۔ اگرچہ ان مولوی صاحب کو اپنی بے ہودہ سعی میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور مسلمانوں نے ان کی بات کو کوئی وقعت نہ دیتے ہوئے جلسہ میں شریک ہونا ضروری سمجھا۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو نہایت تنگ دل اور نہایت کوتاہ اندیش ہیں تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور مسلمان محسوس کر رہے ہیں۔ کہ جہاں اسلامی تعلیم کے ماتحت ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کی پوری پوری تعظیم وتکریم کریں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خراج عقیدت ادا کریں۔ اور کھلے دل سے آپ کی بے مثال خوبیوں کا اعتراف کریں۔

یہ انقلاب کوئی معمولی انقلاب نہیں ہے۔ اور نہایت خوش کن انقلاب ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے مذہب کے بزرگوں کی تعظیم وتکریم کا جذبہ جس قدر بڑھتا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے آپس کے تعلقات دوستانہ اور ہمدردانہ ہوتے جائیں گے وہ نہ صرف دنیوی زندگی میں ایک دوسرے کے لئے مفید اور فائدہ رساں بن سکیں گے۔ بلکہ آخرت کی زندگی کے متعلق بھی زیادہ غور اور توجہ سے سوچ سکیں گے۔ اور ایک دوسرے کے مذہبی عقائد سے صحیح واقفیت پیدا کر سکیں گے۔

حسب معمول اس سال نہ صرف پنجاب کے شہروں اور قصبات میں سیرت النبیؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے نہایت کامیاب ہوئے۔ معزز مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ معززین نے بھی شمولیت فرمائی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق عقیدت مندانہ تقریریں کیں۔ بلکہ یو۔پی۔ بنگال۔ بمبئی۔ بہار۔ حیدرآباد دکن۔ کشمیر۔ صوبہ سرحد میں بھی یہ جلسے نہایت کامیاب ہوئے۔ احمدی جماعتوں نے ان کو پُر رونق اور مفید عام بنانے کی پوری کوشش کی۔ اور احمدی مقررین نے دلچسپ تقریریں کیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان جلسوں کے نیک۔ اور مبارک نتائج پیدا کرے۔ مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ تاکہ وہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ اور اس کے انعامات کے مورد بن سکیں۔ نیز غیر مسلم اصحاب کو اس نور سے منور کرے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اس نے نازل کیا۔ اور جسے اپنی اصلی صورت میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں کے ذریعہ اپنی مشکلات کو دور کرو

"خبردار تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بے گانہ اور غافل ہیں۔ جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو۔ جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ سچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ۔ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں۔ اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ" (کشتی نوح)

ترجمہ قرآن انگریزی کی اشاعت اور مخلصین جماعت احمدیہ

قادیان ۲۲ اپریل۔ احمدی جماعتوں نے جس جوش اور شوق کا اظہار ترجمۃ القرآن انگریزی کے شائع کرنے کے اخراجات مہیا کرنے میں کیا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ چند ہی روز کے اندر اندر نقد اور وعدوں کی صورت میں مطلوبہ رقم پندرہ ہزار سے زیادہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دی گئی ہے۔ چنانچہ ناظر صاحب بیت المال کی آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس وقت تک ۶۵۰۰-۶ کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ اور ۱۵۷۰۰ کے وعدے پہونچ چکے ہیں الحمد للہ۔ خدا تعالےٰ احباب کرام کو اس اخلاص کا بہترین اجر عطا کرے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

احمدی زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ غلہ محفوظ رکھنا چاہیئے

اب جبکہ فصل گندم کی کٹائی شروع ہے۔ اور بہت جلد غلہ نکلنے والا ہے۔ ہم زمیندار احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد یاد دلاتے ہیں۔ جو حضور نے خطرات کے پیش نظر غلہ کا ذخیرہ رکھنے کے متعلق فرمایا اور جو یہ ہے۔

"زمینداروں کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور سوائے اس غلہ کے جو فروخت کر چکے ہیں۔ یا معاملہ کے لئے فروخت کریں۔ باقی سب غلہ کا اپنے پاس ذخیرہ رکھیں۔ اور کپڑے لتے کے لئے بھی اسے فروخت نہ کریں۔ . . . . . . ضرورت کے موقعہ پر کپڑے کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے لیکن غلہ نہ ہو تو گزارہ نہیں ہو سکتا" (الفضل ۲۹ مارچ)

جناب مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ حلف

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن ریلوے لاہور

امیر پیغام سے یہی ہے اب آخری فیصلہ ہمارا ۔ ہم ان کو للکار کر یہ کہتے ہیں آئیں میدان میں خدارا
نہ مانگتے ہیں ثبوت ان سے نہ کوئی اپنا ثبوت لائیں ۔ اگر وہ سچے ہیں انکو کیا ڈر وہ آئیں اور یہ حلف اٹھائیں
خدائے واحد کو جان و دل سے خدائے واحد ہی جانتا ہوں ۔ مسیح موعود کو جہاں میں فقط مجدد ہی مانتا ہوں
میں مانتا ہوں رسول اکرم تھے خاتم الانبیاء جہاں میں ۔ ہوا نبوت کی اب نہ آئیگی دین برحق کے گلستاں میں
در نبوت ہے بند بالکل یہ سارے قرآں کا فیصلہ ہے ۔ کرے جو پھر بھی نبی کا دعویٰ خدا سے اسکا معاملہ ہے
نبی ہو شرعی یا غیر شرعی نبی نہ دنیا میں آسکیگا ۔ غرض چراغ نبوت حق نہ کوئی آکر جلا سکے گا
خدا کا بندہ ہو کتنا صادق رہ صداقت میں مر مٹے والا ۔ شریعت دین مصطفےٰ پر ہو جان قربان کرنے والا
خدا سے الہام پاکے گروہ کہے کہ دنیا میں وہ نبی ہے ۔ تو میرے نزدیک کفر ہے یہ خدا کے حکموں سے دل لگی ہے
مسیح موعود کا ہو منکر اگر کوئی تو نہیں ہے کافر ۔ وہ کیسے کافر ٹھہر سکیگا نہیں ہے جب وہ خدا کا منکر
حضور زندہ تھے جب تو میرا یہی عقیدہ تھا جان و دل سے ۔ جو ریویو میں مضامیں لکھے اسی عقیدہ پہ میں نے لکھے
خلیفہ اول کے وقت میں بھی مرا عقیدہ تھا یہ سراسر ۔ کہ اب نبوت ہے بند بالکل مسیح کا منکر نہیں ہے کافر
جناب محمود لخت گوشہ میرزا ہیں مرے مخالف ۔ در نبوت انہوں نے کھولا خلیفہ بنکے ہوئے مخالف
نئے طریقہ سے اب جہاں میں بنائے ملت اٹھا رہے ہیں ۔ مسیح موعود کا جو منکر ہو اس کو کافر بنا رہے ہیں
وہ کہہ رہے ہیں مسیح موعود تھے خدا کے رسول سچے ۔ ہمیشہ درگاہ ایزدی میں ہوا کئے ہیں قبول سچے
رسول اکرم کے بعد بھی ہے یہاں نبوت کا فیض جاری ۔ وہ فیض جس نے بتان کعبہ پہ کر دیا تھا جمود طاری
مگر میں کہتا ہوں یہ عقیدہ رحیم و خالق سے سرکشی ہے ۔ غلط بیانی ہے افترا ہے دغا ہے دھوکا ہے دل لگی ہے
مجھے یقیں ہے یہ جان و دل سے خلافت انکی نہیں ہے واجب ۔ امامت انکی نہیں ہے واجب اطاعت انکی نہیں ہے واجب
میرے خدایا میرے عقیدہ میں گر نہیں ہے کوئی صداقت ۔ اگر میں پھیلا رہا ہوں دنیا میں گمرہی کفر اور ظلمت
اگر صداقت کے راستہ میں مرے دلائل اٹک رہے ہیں ۔ مرے عقائد سے تیرے بندے اگر جہاں میں بھٹک رہے ہیں
تو میرے مولا تباہ و برباد مجھ کو کر دے مجھے مٹا دے ۔ عذاب کر اپنا مجھ پہ نازل شرر کی صورت مجھے اڑا دے
بس ایک ہی سال میں دکھا دے کرشمہ ایسا کہ مان لیں سب ۔ وہ لوگ جو مجھ کو مانتے ہیں اگر یہ دیکھیں تو جان لیں سب
کہ میں جہاں میں خدا کے بندوں کو ورغلاتا تھا راہ حق سے ۔ اگر کوئی جانا حق کی جانب اسے ہٹاتا تھا راہ حق سے
جہاں میں عبرت کا اک سبق ہو مرا یہ انجام یا الٰہی ۔ تمام دنیا پہ چھائے تیرے نبی کا پیغام یا الٰہی
حلف اٹھا کر دعا یہ مانگیں تو کہ پائیں انعام جتنا چاہیں ۔ یہ حق و باطل کا فیصلہ ہے خدارا اس سے نہ جی چرائیں

ملے گا اس سے بہت زیادہ اگر نہ کوئی عذاب آیا
یہ کھل ہی جائیگا ہم پہ اختر کہ کون سچا تھا کون جھوٹا

اولین مسلمانوں کے کارنامے

مومن بُزدل نہیں ہوتا

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے لئے موجودہ نازک اور خطرناک ایام کے متعلق جو اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ تاریخ اسلام کو درس کے طور پر سنایا جائے۔ جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری ہماری درخواست پر ایک سلسلہ مضمون شروع کر رہے ہیں۔ جس میں تاریخ اسلام کے اہم واقعات پیش کریں گے۔ ذیل میں اس سلسلہ کی تمہید درج کی جا رہی ہے۔

صداقت ایک طاقت ہے۔ اور سچائی میں زبردست قوت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر آسمانی صداقت اپنے آغاز میں کمزور اور ادنےٰ سمجھے جانے والے انسانوں کے قلوب میں اس قدر نمایاں اثر دکھاتی ہے۔ کہ دُنیا کے فرزند حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ نبی صداقت کا پیغام لاتا ہے۔ وُہ ایک انقلابِ عظیم کا پیشرو ہوتا ہے۔ اس پر ایمان لانے والے اولین انسان کمزور ہوتے ہیں۔ دُنیا ان کو ذلیل سمجھتی ہے۔ لیکن یہ کتنا حیرت زا نظارہ ہے۔ کہ اس نبی پر ایمان لانے سے پیشتر جو لوگ خیالات و اعمال اپنے ارادوں اور امنگوں کے لحاظ سے بہت چھوٹے تھے۔ یکایک بلند خیالات اور شاندار کارناموں کے مالک بن جاتے ہیں۔ ان کے ارادے اعلےٰ اور ان کی امنگیں بلند ہو جاتی ہیں۔ اور سچ مچ خدا کا فرمان و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمہ ونجعلھم الوارثین (القصص ع۱) ان کے حق میں پُورا ہو جاتا ہے۔ اگر نبی پر پہلے پہل ہی بڑے بڑے لوگ ایمان لے آئیں۔ دُنیا کے جلیل القدر لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ دولت مند اپنی دولتیں اس کے قدموں پر نچھاور کر دیں۔ حکمران اور صاحب اقتدار اس کی اطاعت کے جُوئے کو قبُول کر لیں۔ تو لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کی بڑائی۔ ان کی شان ان کی دولت اور ان کے اقتدار نے اس نبی کی قبولیت کو قائم کر دیا۔ اس میں خدا کی قدرت اور اس نبی کی قوت قدسیہ کا کیا اثر ہے؟ اس اعتراض کے ازالہ اور اپنی قدرت نمائی کے لئے مشیت ایزدی نے ہمیشہ یہی چاہا۔ کہ خدا کا دین اور اس کی طرف سے آنے والا رسُول دُنیوی وجاہت اور انسانوں کی شان و شوکت کا مرہونِ منت نہ ہو۔ اس لئے ابتدا میں نبی پر کمزور لوگ ایمان لاتے ہیں۔ دبی ہُوئی قومیں اس کے گرد جمع ہوتی ہیں۔ اور پسماندہ قرار دیئے گئے افراد اس کے حلقہ بگوش ہوتے ہیں۔ تا ان کے ذریعہ خدا اپنی قدرت کا ثبوت دے۔ اور اس نبی کی قوت روحانیہ کا اظہار فرمائے۔

ابتدائے عالم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اور ہمیشہ سے خدا تعالےٰ نے اپنی اس سنت کو ظاہر فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ ان ایمانداروں کو جُرأت، شجاعت اور ایثار کے پیکر بنا کر ثابت کر دیتا ہے کہ ایمان ایک طاقت ہے۔ اور صداقت میں بے مثال قوت ہوتی ہے۔ مومن کا جسم کمزور ہو سکتا ہے۔ اس کی مالی حالت کمزور ہو سکتی ہے۔ مگر مومن کبھی بُزدل نہیں ہو سکتا۔ مومن دُشمنانِ حق کے مقابل پر پیٹھ نہیں دکھا سکتا۔ قربانی کے موقعہ پر اس میں ہچکچاہٹ پیدا نہیں ہو سکتی۔ سچے مومن ہمیشہ نڈر ہوتے ہیں وُہ خدا کے وعدوں پر یقین کے باعث دُنیوی آرام و لذات کو قربان کرنا بالکل معمولی کام خیال کرتے ہیں۔ وُہ دائمی جنت اور ہمیشہ کے بہشت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ اور اپنے محبوب خدا کے وصال کے جام کو پی لیتے ہیں۔ ان کے لئے موت سے ڈرنا نہایت قبیح ہوتا ہے۔ اس لئے دُنیا کے خطرات اور حوادث کی آندھیاں انہیں جادۂ استقامت سے ہلا نہیں سکتیں۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مقابلہ ساحروں سے ہُوا۔ وُہ فرعونِ مصر کے حکم سے میدان میں آئے۔ بادشاہ ان کی پشت پر تھا۔ مگر ان کے خیالات اس وقت تک کتنے پست تھے۔ وُہ فرعون سے پوچھتے تھے۔ اگر ہم غالب آ گئے۔ تو کیا ہمیں کچھ اُجرت بھی ملے گی لیکن یہی لوگ جب ایمان کی نعمت سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ اور صداقت ان کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ تو کس شجاعت اور ثبات کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ فرعون ان سے کہتا ہے۔ کہ میں تمہیں قتل کرا دوں گا۔ تمہاری لاشوں کو بے حرمت کرنے کے لئے درختوں پر لٹکا دُوں گا۔ مگر وہ اس کی اس دھمکی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ نہایت دلیری سے کہتے ہیں۔ اقض ما انت قاض انما تقضی ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا۔ کہ آپ جو کر سکتے ہیں کر لیں۔ آپ صرف اس ورلی زندگی کو ہی ختم کر سکتے ہیں۔ اور ہم اب ایمان کے باعث اس کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔

یہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ ایمان بہت بڑی طاقت ہے۔ اور ایمانداروں میں غیر معمولی جُرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ خدا کے فرستادہ کی ایک جماعت ہے۔ اب بھی خدا کا یہی ارادہ ہے۔ کہ اس جماعت کے ذریعہ سے اپنی قدرت نمائی کرے۔ ایمان کی قوت کا اظہار کرے۔ اور یہ اسی صورت میں ہوگا۔ کہ ہر مومن خدا کی ذات اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتا ہُوا اسلام اور احمدیت کے لئے ہر قربانی کرنے پر آمادہ ہو۔ اور کوئی طاغوتی طاقت اسے متزلزل نہ کر سکے۔ کوئی مشکل اسے ہراساں نہ کر سکے۔ اور کوئی تکلیف اسے پریشان نہ کر سکے کیونکہ ہر ایمان دار اسلام کے لشکر کا ایک سپاہی ہے وُہ خدائی فوج کا ایک ممبر ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وُہ ہر امتحان میں اسی دلیری اور جُرأت کا نمونہ پیش کرے۔ جو پہلے نبیوں بالخصوص حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے بڑی بڑی مشکلات اور مصائب کو برداشت کر کے پیش کیا۔

اولین مسلمانوں کی شجاعت کی داستان نہایت دلچسپ۔ اور طویل ہے۔ اور آج اُسے ہر احمدی کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے اس تاریخ کا اختصاراً ذکر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ اور یہ سطور بطور تمہید ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔

مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بیرونجات میں جس قدر مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ ان کی طرف سے باقاعدہ کارگزاری کی ماہواری رپورٹیں موصول نہیں ہوتیں۔ جس سے علم ہو سکے۔ کہ حسب ہدایات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ انصار اللہ میں کام ہو رہا ہے۔ یا نہیں جملہ مجالس انصار اللہ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کی کارگزاری کی ماہوار رپورٹ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے ہر ماہ کی ۱۰۔ تاریخ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ ہر ایک مجلس انصار اللہ کے زعیم صاحب کو چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۵۔ تاریخ تک صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کے پاس بھجوا دیا کرے۔ تا ان کی کارگزاری کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۱۰۔ تاریخ کو پیش کی جا سکے۔

امور قابلِ رپورٹ کے متعلق ہر ایک مجلس انصار اللہ کو مطبوعہ چٹھی بھجوائی جا چکی ہے۔ جس کو نہ ملی ہو۔ وُہ بہت جلد مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان سے منگوا لے۔ خاکسار شبیر علی عفا اللہ عنہ جنرل سیکرٹری مجلس انصار اللہ قادیان

آریہ سماج کہاں ہے؟

گزشتہ دنوں نامدھاری سکھ صاحبان کے گورو شری پرتاپ سنگھ جی مہاراج نے اپنے صدر مقام بھینی صاحب ضلع لدھیانہ میں ایک اتحاد کانفرنس منعقد کی۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شامل ہوئے۔ منتظمین کی خواہش پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بھی اپنے دو مبلغ اس کانفرنس میں بھیجے۔ جن کی تقاریر دلچسپی سے سنی گئیں۔ اور اس بات کا اعتراف کیا گیا۔ کہ ہندو سکھ اور مسلم اتحاد کا سہرا حضرت امام جماعت احمدیہ کے سر ہے۔ جنہوں نے برسوں قبل اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس امر کی تلقین فرمائی۔ کہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ تمام قوموں کے مذہبی پیشواؤں کی عزت و تکریم کرے۔

اس کانفرنس کے متعلق "پرکاش" ۱۹ اپریل میں آریہ سماج لدھیانہ کے منتری مہاشہ بابو رام جی گپتا نے اظہار خیالات کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ جو آپ نے آریہ سماج کے تنزل اور اس کے ادبار کے متعلق فرمائی تھی۔ اور کھلے طور پر اس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ آریہ سماج میں اب زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں رہے۔ چنانچہ وہ "آریہ سماج کہاں ہے" کے زیر عنوان اس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"وہاں بندے ماترم۔ اللہ اکبر۔ ست سری اکال۔ ہر ہر مہادیو کے نعرے سنے گئے۔ مگر ویدک دھرم کی جے کا نعرہ نہیں سنا گیا۔ تقریروں میں اسلام ہندو سکھ۔ اور ان دھرموں کے پرورتکوں کا ذکر بار بار کیا گیا۔ مگر ذکر خیر ستگورو دیانند کا آریہ سماج کا کہاں تھا؟ نسندیہہ خورسند جی نے ویدوں کا ذکر کرتے ہوئے ملاپ کے سمبندھ میں آریہ سماج کا نقطۂ خیال بڑی خوبی سے پیش کیا لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ آریہ سماج کی اس موقعہ پر جہاں نمائندگی ناکافی تھی۔ وہاں آریہ سماج جیسی زندہ جماعت کا سنتوش جنک چرچا نہ تھا۔"

پھر لکھا ہے۔ "پچھلے دنوں پرکاش میں ٹھیک کہا گیا تھا۔ کہ پہلے آریہ سماج ہر تحریک کا اگوا ہوتا تھا۔ اب آریہ سماج ہر میدان میں پچھڑ رہا ہے۔ آج گھوشنائیں نکال کر اور دفتری کارروائی میں ہی فرض کی پورتی سمجھی جاتی ہے۔ ہر جماعت اور اس کا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ مگر آریہ سماج۔ آریہ سماج کہاں ہے بھائی؟ آریہ سماج میں تبلیغ اور تیاگ کی سپرٹ سست پڑ رہی ہے...

...... ہم میں سے کئی آریہ سماج کی سیڑھی سے چڑھ کر اوپر چلتے ہی اس سیڑھی کو لات مار دیتے ہیں۔"

اس اقتباس کا ایک ایک لفظ آریہ سماج کی اندرونی کیفیات کو بے نقاب کر رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج مذہبی اعتبار سے بالکل کھوکھلا ہو چکا ہے۔ اور خود آریوں کی یہ حالت ہے کہ انہیں اپنے مذہب اور سوامی دیانند کی تعلیمات سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اب آریہ سماج کی اس حالت کو ایک طرف رکھیں۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پڑھیں "ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے۔ کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۶)

اور پھر غور کریں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ بانی آریہ سماج جس جوش و خروش سے اٹھے تھے اس کو دیکھتے ہوئے آریہ سماجی یہ ادعا کیا کرتے تھے۔ کہ وہ بہت جلد مکہ اور مدینہ پر نعوذ باللہ اوم کا جھنڈا گاڑ دینگے۔ انہوں نے اسلام پر سخت سے سخت حملے کئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نہایت تحقیر اور دلآزار رنگ میں ذکر کیا۔ اور چاہا۔ کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی کو روک دیں۔ مگر وہ خدا جس نے اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس نے آپ کو قبل از وقت خبر دے دی۔ کہ آریہ مذہب جلد نابود ہو جائے گا۔ چنانچہ اب اوروں کا تو کیا ذکر ہے۔ خود آریہ سماجیوں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ آریہ سماج مردہ ہو چکی ہے۔ اور قوت فاعلی اس میں باقی نہیں رہی۔ یہ امر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ وہاں اس سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔ وہ غالب رہا۔ غالب ہے اور غالب رہے گا۔

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پر

غیر مبایعین سے مناظرہ

فنافی الرسول کے مقام اور نبوت میں فرق

اشتہار غلطی کا ازالہ کا جو حوالہ غیر مبایع مناظر نے پیش کیا۔ مولوی دوست محمد صاحب نے اپنی رپورٹ میں میری طرف سے اس کے جواب کا تو ذکر کیا ہے۔ مگر ساتھ لکھا ہے۔

"اتنا غور نہ کیا۔ کہ اگر اس کو ذریعہ حصول قرار دیا جائے۔ تب بھی جو کچھ آپ کو ملا۔ وہ تو اپنی علیحدہ نبوت نہیں بلکہ نبوت محمدیہ کی چادر ہے۔ جو ظلی طور پر آپ کو پہنائی گئی۔ یا بالفاظ دیگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا عکس آپ کے سینہ صافی میں نظر آتا ہے۔ اور یہ وہی فنافی الرسول کا مقام ہے۔" (پیغام صلح ۔ ارچ ۱۹۴۲ء)

اس کے متعلق عرض ہے کہ اگر مولوی احمد یار صاحب یہ بات اس وقت جواب میں کہتے تو میں اسی وقت جواب بھی دے دیتا اب چونکہ آپ نے اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس لئے مختصراً عرض ہے۔ کہ میں مولوی صاحب موصوف کی بات پر غور کرنے سے ان کی اس منطق کو نہیں سمجھ سکا۔ کہ فنافی الرسول کے مقام کو وہ ذریعہ حصول مان کر پھر بھی اس کے ذریعہ ملنے والی نبوت کو وہی فنا فی الرسول کا مقام قرار دیتے ہیں۔ اور دونوں میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ حالانکہ ذریعہ حصول اور اس ذریعہ سے ملنے والی چیز دو ہیں نہ کہ ایک ہی۔ کیا مولوی صاحب اس بات کو جائز سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص اس ریل گاڑی کا نام جو لاہور لے جانے والی ہو لاہور رکھ دے۔ یا لاہور لے جانے والی سڑک کا نام لاہور رکھ دے۔ اگر نہیں تو پھر اس نبوت کو جس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظلیت اور بروز سیرت صدیقی یا فنافی الرسول کے مقام کو کھڑکی یا دروازہ قرار دیا ہے۔ کیونکر وہی فنافی الرسول کا مقام قرار دے سکتے ہیں۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آگے چلکر صاف فرماتے ہیں۔ "پس جو اس کھڑکی (فنافی الرسول کا مقام) کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے۔" جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک فنافی الرسول کی کھڑکی سے آگے گزر کر نبوت ظلیہ کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ لہذا یہ دونوں مقام ایک نہیں ہو سکتے۔ پہلا دوسرے کے حصول کا ذریعہ ہے۔ دوسرے کو اس سے ضرور بالاتر مقام قرار دینا پڑے گا۔ خواہ اسے آپ عکسی نبوت کہیں۔ خواہ نبوت محمدیہ کی چادر قرار دیں۔ بہرحال یہ مقام اس فنافی الرسول کے مقام سے ضرور بالاتر مقام ہوگا۔

اسی چادر نبوت یا عکسی نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں فرماتے ہیں۔ "تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔" پھر فرماتے ہیں۔ "نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔"

پس یہ مفہوم ہے آپ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے الگ ہو کر دعوائے نبوت کرنے کا۔ ورنہ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اور رسول نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نزول المسیح صد۲ پر فرماتے ہیں۔

"میں رسول اور نبی نہیں ہوں باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔"

پس یہ ہے مفہوم آپ کے الگ طور پر دعوے نبوت نہ کرنے کا۔ نہ یہ کہ آپ نبی رسول ہی نہیں۔

دیکھئے مولوی دوست محمد صاحب ظلی طور پر نبوت محمدیہ کی چادر ملنے کو نبوت نہیں مانتے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل ظلیت کے اعتبار سے اپنے تئیں صاف نبی اور رسول فرما رہے ہیں۔ اور پھر نبی اور رسول بھی ایسا جو شان نبوت کا حامل ہے۔ چنانچہ نزول المسیح کے صفحہ ۳ پر آپ فرماتے ہیں:۔

"دونوں سلسلوں (موسوی و محمدی) کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو" پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شان نبوت بلحاظ نفس نبوت کے تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ اگر نفس نبوت کے لحاظ سے مسیح موسوی کے مقابل مسیح محمدی کو غیر نبی قرار دیا جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان لازم آئے گی

کیا غیر نبی نبی سے تمام شان میں بڑھ سکتا ہے

پھر یہ بات بھی نہایت قابل غور ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے" (ریویو جلد ۱ نمبر ۶ صفحہ ۳۵۷) کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایسی شخصیت جو شان نبوت بھی رکھے۔ اور پھر وہ اپنی تمام شان میں مسیح اسرائیلی سے بہت بڑھ کر ہونے کا بھی اعلان کرے۔ غیر نبی قرار دی جا سکتی ہے۔ کیا ایسے شخص کی شان نبوت اس درجہ ناقص تسلیم کی جا سکتی ہے۔ کہ اسے نفس نبوت کے لحاظ سے نبی نہ سمجھا جائے اگر ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو نبوت ناقصہ یا محدثیت قرار دیا جائے۔ تو پھر تو یہ بات غلط قرار پاتی ہے۔ کہ آپ نے اپنی شان میں مسیح اسرائیلی سے بہت بڑھ کر ہیں۔ کیا اپنی تمام شان کے الفاظ میں نبوت کی شان شامل نہیں۔ اگر ہے تو پھر آپ کو غیر نبی مان کر کس طرح مسیح اسرائیلی سے تمام شان میں بہت بڑھ کر قرار دیا جا سکتا ہے۔

مومن کو جو کچھ ملتا ہے وہ ظلی ہے

پھر ظلی طور پر نبوت محمدیہ کی چادر ملنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸ کی حسب ذیل تحریر بھی قابل غور ہے۔ حضور فرماتے ہیں "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا۔ اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے"

اس تحریر کے رو سے امت محمدیہ میں اگر کوئی مومن محدث۔ ولی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح ہو سکتا ہے۔ تو وہ ظلی طور پر ہی ہو سکتا ہے۔ اور ظلی طور پر ان مراتب کے ملنے کا یہی مفہوم ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ مراتب ملیں گے۔ پس اگر ظلی مومن۔ ظلی ولی۔ ظلی محدث۔ ظلی صدیق شہید صالح واقعی یہ مراتب حاصل کرتے ہیں۔ تو نبوت ظلیہ کے علی وجہ الکمال حاصل کرنے والا کیوں نفس نبوت کے لحاظ سے نبی نہیں کہلا سکتا۔

صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کامل ظلی نبی ہیں

مولوی احمد یار صاحب نے دوران مناظرہ میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں ابنیت اور نبوت کو محدثیت قرار دیا ہے۔ اور انہیں معنوں میں اپنے تئیں نبی لکھا ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ ازالہ اوہام میں تو اسی جگہ محدثین میں نبوت ناقصہ تسلیم کی گئی ہے۔ مگر اپنے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر فرماتے ہیں کہ:۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیا۔ ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت (مکالمہ مخاطبہ مشتمل بر امور غیبیہ) کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

نیز فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تاکہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

میں نے مولوی احمد یار صاحب سے سوال کیا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محدثین والی نبوت کے ہی حامل تھے۔ تو کیوں آپ نے فرمایا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ مولوی دوست محمد صاحب میرے اس مطالبہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں " انہیں بتایا گیا۔ کہ اس جگہ صرف کثرت مکالمہ مخاطبہ اور حدیث میں نبی کا نام آجانے کی وجہ سے آپ کو نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔ اولیائے امت کے زمرہ میں رہتے ہوئے آپ ان میں مخصوص ہیں نہ کہ الگ ہو کر" (پیغام صلح ۱۰ مارچ)

دوسرے نامہ نگار صاحب ۷ اپریل کے پیغام صلح میں لکھتے ہیں۔ "اس کے جواب میں مولینا (احمد یار صاحب) نے فرمایا کہ مخصوص کا لفظ خود دلالت کرتا ہے۔ کہ آپ نبی نہ تھے۔ ورنہ انبیاء میں سے نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں کے کیا معنی" لیکن افسوس کہ ہر دو نامہ نگاروں نے اس موقعہ پر میرے جواب کو درج کرنے میں عمداً پہلو تہی کی ہے۔ حالانکہ میں نے اس موقعہ پر کہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالےٰ کی مصلحت نے پہلے بزرگوں کو اس نعمت (مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مشتمل بر امور غیبیہ) کے پورے طور پر پانے سے روک دیا ہے۔ اور چونکہ کامل طور پر یہ نعمت ملنے کا نام ہی حضور نے نبیوں کی اصطلاح کے لحاظ سے نبوت قرار دیا ہے" (ملاحظہ ہو الوصیت)

اس لئے آپ سے پہلے بزرگوں کو چونکہ یہ نعمت پورے طور پر نہیں ملی۔ اس لئے وہ کامل ظلی نبی نہ ہوئے۔ اور اسی بنا پر حدیث نبوی میں آپ ہی نبی کہلانے کے مستحق قرار دیئے گئے۔ کہ آپ کو یہ نعمت کامل طور پر دی گئی۔ گویا آپ کامل ظلی نبی ہیں۔ اب کامل ظلی نبی کو پہلے تمام غیر کامل ظلی نبیوں یعنی محدثین کے زمرہ میں شمار کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

پھر میں نے کہا بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسا نہیں فرما سکتے تھے۔ کہ نبیوں میں سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ مگر جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ آپ کا مقام نبوت محدثین سے بالاتر نہیں۔ اور یہ کہ آپ محض ولی ہیں۔ یوں تو ہر ایک نبی۔ محدث بلکہ مومن بھی ہوتا ہے۔ مگر کیا اگر ایک نبی یہ کہے کہ اپنے زمانہ کے لوگوں سے نبی کہلانے کا میں ہی مستحق ہوں۔ اور اس نام سے اس زمانہ میں میں ہی مخصوص ہوں۔ تو اس کا یہ قول غلط ہوگا۔ اگر نہیں تو کیا اس قول سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ یہ شخص نبی نہیں۔ بلکہ عام لوگوں میں سے ہی ایک فرد ہے۔ اور یہ نتیجہ درست نہیں۔ تو پھر مولوی احمد یار صاحب نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی سراسر باطل ہے۔

(باقی)

خاکسار محمد نذیر لائلپوری

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مظفر گڑھ:۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۱۵ تا ۲۲ امان/مارچ چار مقامات کا دورہ کر کے چار لیکچر دیئے۔ بارہ تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ سولہ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔

ضلع گجرات:۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے ۱۵ تا ۲۲ امان/مارچ چار مقامات کا دورہ کر کے چار لیکچر دیئے۔ جن کا لوگوں پر خاص اثر رہا۔ میانہ گوندل میں غیر احمدیوں کے علماء مناظرہ کی طرح ڈال کر مناظرہ سے فرار کر گئے۔ جس کا غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تین درس دیئے۔ پچیس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی

بہار:۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے ۱۵ تا ۲۲ امان/مارچ چار مقامات کا دورہ کر کے مختلف سوسائٹیوں میں پانچ لیکچر دیئے۔ جہاں دیگر لیکچر اردو میں ہوئے آپ کے لیکچر بہت پسند کئے گئے۔ چالیس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی

جالندھر و شیخوپورہ:۔ مولوی محمد حسین صاحب نے ۱۸ تا ۳۱ امان/مارچ ۱۹ تقریریں کیں۔ گیارہ مقامات کا دورہ کیا۔ پندرہ درس دیئے۔ سات اشخاص سے تبادلہ خیالات کیا۔

بنگول گھوڑیواہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب نے ۵ تا ۲۲ امان/مارچ چھ مقامات کا دورہ کر کے لوگوں میں انفرادی تبلیغ کی۔ ایک تقریر کی۔ بنگول میں بچوں بچیوں کو پڑھایا۔ مہتمم نشر و اشاعت

جماعت احمدیہ راٹھ (ضلع ہمیر پور) کا جلسہ سالانہ

۸؍ اپریل کو خاکسار اور گیانی عباد اللہ صاحب قادیان سے جماعت احمدیہ راٹھ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے ماتحت روانہ ہوئے۔ آگرہ سے مولوی عبد المالک خانصاحب بھی ہمارے ہمراہ ہو گئے۔

جماعت احمدیہ راٹھ نے ایک مرکزی مقام پر جلسہ گاہ تیار کی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا۔ لوائے احمدیت جلسہ گاہ کے دائیں جانب لہرا رہا تھا۔ شہر کے تمام ہندو مسلم معززین کو جن میں حکام بھی شامل تھے۔ ہندی اور اردو انگریزی میں خطوط روانہ کئے گئے۔ شہر کے مختلف مقامات میں بڑے بڑے پوسٹر لگائے گئے۔ شام کو منادی کا انتظام کیا گیا۔

پہلا جلسہ ۹؍ اپریل کو زیر صدارت سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر جو سر وزیر حسن صاحب کے لڑکے ہیں۔ منعقد ہوا۔ پہلی تقریر مولوی عبد المالک خان صاحب نے سیرۃ النبیؐ پر کی۔ جس میں آپ نے تاریخی و علمی طور پر ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں خالق و مخلوق کا تعلق قائم فرمانے کے لئے آئے تھے۔ اور آپ کی تعلیم میں وہ تمام وسائل و ذرائع تفصیل سے موجود ہیں۔ جن پر آج مختلف ممالک کے لوگ چل کر خدا سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

دوسری تقریر خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر کی۔ جس میں اسلام و احمدیت کی اس تعلیم کو وضاحت سے پیش کیا جو قیام امن کے لئے قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہے۔ اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب پیغام صلح میں بیان فرمائی ہے۔

تیسری تقریر گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر کی۔ جس میں آپ نے قرآن کریم کی بعض تعلیمات کو پیش کر کے بتایا۔ کہ حضرت بابا نانک رحؒ نے گورو گرنتھ صاحب میں انہی امور کو پنجابی زبان میں بیان فرمایا ہے، صاحب صدر نے اپنی تقریر میں اظہار مسرت کیا۔

۱۰؍ اپریل کی صبح کو بعض اصحاب ملاقات کے لئے آئے۔ اور مختلف سوالات دریافت کرتے رہے۔ مولوی عبد المالک خانصاحب ان کو جواب دیتے رہے۔ بارہ بجے تک یہ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی۔ مولوی صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔

نماز جمعہ کے بعد بھی لوگ آئے اور خدا کے فضل سے شام تک ان کو تبلیغ کی گئی۔ ساڑھے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ جس کے صدر پنڈت جگن ناتھ صاحب شاستری تھے۔ مولوی عبد المالک خان صاحب نے "موجودہ بے چینی کے اسباب اور ان کا حل احمدیت میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر خاکسار نے صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ میرے بعد گیانی صاحب نے "حضرت باوا نانک رحؒ اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے گورو گرنتھ صاحب سے بہت سے شبد پیش کئے۔ جو اسلام کے عقائد اور تعلیمات کے بارے میں تھے آخر میں صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے اہل راٹھ کی طرف سے مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہم نے زندگی بھر ایسی تقریریں نہیں سُنیں۔

۱۱؍ اپریل۔ بروز ہفتہ صبح ۸ بجے بعض غیر احمدی معزز تشریف لائے۔ اور وفات حیات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر مسائل مختلفہ کے بارے میں سلسلہ کلام جاری رہا۔ اس سلسلہ میں "حقائق القرآن" رسالہ مرتبہ و شائع کردہ عیسائی صاحبان کا جواب تفصیل سے مولوی عبد المالک خانصاحب نے دیا۔ اور ۲ بجے تک مولوی صاحب ان کو تبلیغ کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے ایک شخص نے بیعت کی۔

رات کو آٹھ بجے زیر صدارت گیانی عباد اللہ صاحب جلسہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے دنیا کے مہا پُرش کے موضوع پر کی۔ جس میں انبیاء کی ضرورت اور ان کے شناخت کرنے کے معیار بیان کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ اور سوانح حیات مختصراً بیان کئے۔ اور پھر مولوی عبد المالک خانصاحب نے "احمدیت کے عقائد و نظام و مقاصد" پر مبسوط تقریر کی۔ اور لوگوں کو سلسلہ میں داخل ہونے کی تلقین کی۔ اس کے بعد صدر نے احمدیت میں داخل ہونے کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد ہندو معززین نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ ہم ایک دن اور قیام کریں۔ وہ جلسہ کا انتظام کریں گے۔ چنانچہ ہم ٹھہر گئے۔ اور ایک سوامی صاحب جن کا اس علاقہ میں اثر ہے، کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں ہم تینوں کی تقریریں کرشنؑ کی پاکیزہ زندگی پر ہوئیں۔ صاحب صدر نے تقریروں کے خاتمہ پر شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ میں آج تک دنیوی رفاہ عام کے کاموں میں حصہ لیتا رہا۔ لیکن اب میں نے تہیہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ مجھے تین دن کی تقریروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مذہب ہی شانتی اور حقیقی راہِ نجات پیدا کرتا ہے۔ اور میں حضرت محمدؐ صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) و دیگر بزرگوں کی پاکیزہ صفات کی تبلیغ کروں گا۔ ایک پادری صاحب نے گرجا میں ہم کو مدعو کیا۔ جہاں ایک پادری صاحب نے تقریر کی۔ اسکے بعد مولوی عبد المالک صاحب سے انہوں نے تبادلہ خیالات کیا۔

۱۳؍ اپریل کی رات کو جماعت کی طرف سے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا جسمیں غیر احمدی معززین کو مدعو کیا گیا۔ اور رات کے بارہ بجے تک تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار

ہندوؤں کے ایک سوامی جی کی نصیحت

بانیٔ اسلام کی تعلیم کا مطالعہ کرو!

رسالہ "اوم" لاہور (خاص نمبر) بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۴۲ء صفحہ ۶۶ پر ایشور۔ انسان اور دھرم پر مضمون از قلم سوامی شوانند جی سرسوتی شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"ہندو دھرم ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے (اسلام سُورج ہے) جو یوگ فلسفہ اور مخفی علوم کے طالب علم کی راہنمائی اُسے غیبی نامعلوم دنیا میں داخل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ تاکہ وہ اُس کے خفیہ راز معلوم کرنے کے لئے چھان بین کرے۔ . . . . دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب بیک آواز اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اُوپر بیان کی ہوئی ایک ہی ہستی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہستی تم سے زیادہ دُور نہیں۔ وہ تمہارے بالکل نزدیک ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ جس کی رشی منیوں۔ یوگیوں۔ فلاسفروں۔ اور پیغمبروں نے مذہبی کتابوں میں تعریف گائی ہے۔ وہ تمہارے شریر مندر میں رہتا ہے۔"

اپنے خیالات کی چھان بین کرو۔ اپنے مقصد اور اُدیش کی پڑتال کرو۔ خود غرضی کو دُور کرو۔ خواہشات کو دباؤ۔ اندریوں کو بس میں کرو۔ خودی کو مٹاؤ۔ سب کی سیوا کرو۔ سب سے پریم کرو۔ اپنے دل کو شُدھ کرو من کی میل اُتارو۔ سُنو اور وچار دھیان جماؤ۔ سوچو اور آتم گیان حاصل کرو۔ سب پیغمبروں۔ استوں۔ مہاتماؤں کی تعلیم کا سار یہی رہا ہے۔ بھگوان کرشن۔ مہاتما بدھ۔ عیسیٰ مسیحؑ۔ چیتنیہ۔ حضرت محمد اور دوسرے مہاتماؤں کی تعلیم پڑھو۔" صد ۶۹ پھر لکھتے ہیں:۔

"کون کہتا ہے کہ دید اور قرآن جھوٹے ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں وہ خود جھوٹے ہیں۔" صد ۷۵

ہندو اصحاب کو سوامی جی کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ بروز ہفتہ مورخہ ۲۵؍ شہادت ۱۳۲۱ہش بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الفضل میں منعقد ہوگا۔ مرکز کیطرف سے ہر ماہ ایسے جلسے اراکین کی تربیت کیلئے منعقد کئے جاتے ہیں تا بار بار کی یاد دہانی سے انکے فرائض انکے سامنے رہیں۔ پس ایسے جلسوں میں تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی جو اس روز قادیان میں موجود ہوں۔ حاضری نہایت ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اپنے فرائض محسوس کرتے ہوئے جلسہ میں باقاعدگی کے ساتھ بروقت شامل ہونگے۔ دیگر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ شریک جلسہ ہو کر مجلس خدام الاحمدیہ سے اپنی دلچسپی کا ثبوت دیں۔ جزاکم اللہ (خاکسار خلیل احمد ناصر جنرل سیکرٹری)

آگ بجھا کر سکھوں کے گاؤں کو نقصان سے بچا لیا

قادیان - ۲۳ اپریل - کل چار بجے قادیان سے متصل ایک گاؤں بھنگواں میں گندم کے ایک کھلیان میں جس میں ہزاروں گٹھے پڑے تھے کسی شخص نے آگ لگادی - یہ مقام کارخانہ میک ورکس سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر تھا - جب وہاں سے دھوآں نکلتا دیکھا گیا - تو مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کارخانہ کے تمام کارکنوں کو لے کر معہ بالٹیوں وغیرہ کے وہاں پہنچ گئے - اور آگ بجھا کر گاؤں کو بہت بڑے نقصان سے بچالیا - کارخانہ کے کارکنوں نے نہایت ہمت اور سرگرمی سے کام کیا - اور اس طرح ہمدردی کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا -

(رپورٹ)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی -

بعدالت جناب سردار ایشر سنگھ صاحب کیورہ بی - اے ایل ایل بی - پی سی ایس

سب جج بہادر درجہ چہارم جالندھر

مقدمہ اجراء ۹۲ بابت ۱۹۴۲ء

انجمن امداد قرضہ باہمی کفایت شعاری گنگسر دروازہ کرتارپور تحصیل جالندھر بذریعہ عبد الغفور سکرٹری ڈگریدار

بنام جمال الدین ولد علی بخش ذات بافندہ سکنہ کرتارپور تحصیل جالندھر مدعلیہ -

ایصال

بنام جمال الدین مدیون مذکور

مقدمہ مندرجہ بالا میں نوٹس تصفیہ اشتہار نیلام زیر آرڈر ۲۱ رول ۶۶ نسبت مکان مرہونہ خلاف جمال الدین مدیون مذکور دو دفعہ جاری ہو چکے ہیں - لیکن رپورٹ ہے کہ جمال الدین مدیون مذکور عدم پتہ ہے - معمولی طریقہ سے مدیون مذکور پر تعمیل ہونی مشکل ہے - لہذا حسب درخواست دعویدار اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی خلاف مدیون مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۶/۵/۴۲ بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جو عذر نسبت نیلامی مکان مرہونہ ہو پیش کرے - بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی - آج بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اسے ضرور پڑھیئے

"الفضل" مورخہ ۱۵، ۱۶ اپریل میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندۂ الفضل ختم ہو چکا ہے - یا ۲۰ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - احباب سے درخواست ہے کہ وہ یکم مئی تک چندہ ارسال فرمائیں یا وی پی روکنے کے متعلق اطلاع بھیجدیں - جن احباب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوا - یا وی پی روکنے کی اطلاع نہ ملی - اُنکی خدمت میں یکم مئی کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے ۔

مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۲ اپریل۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ کرنل جانسن نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے امریکن فوجیں یہاں پہنچ چکی ہیں۔ جن کا خرچ امریکن گورنمنٹ برداشت کرے گی۔ علاوہ ازیں امریکہ ہندوستان کو ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت مزید مالی امداد بھی دیگا ہم جاپانیوں کے حملوں کا منہ توڑ جواب دینے والے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج صبح برطانیہ کی بری۔ بحری اور فضائی طاقتوں کے ایک مشترکہ دستے نے ساحل فرانس پر ایک جگہ اتر کر مسلسل دو گھنٹہ تک کارروائی کی۔ اور دشمن کو کافی نقصان پہنچا کر واپس آگیا۔ ہمارا نقصان بہت کم ہؤا۔ اور عملہ جہاز کے بہت کم آدمی زخمی ہوئے۔ دشمن کے ایک ٹرالر کو آگ لگ گئی۔ اور ایک جہاز کو نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ ماہرین کی رائے ہے۔ کہ برما میں جنگ کی صورت اگرچہ نازک ہو گئی ہے۔ مگر ایراوتی کے محاذ پر برطانی اور چینی فوجوں کا میل جول۔ برطانی طیاروں کی سرگرمیاں اور ریاستہائے شان کے باشندوں کی وفاداری۔ یہ تین چیزیں ہمارے لئے حوصلہ افزا ہیں

لنڈن ۲۲ اپریل۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستان میں ایک مرحلہ پر مفاہمت کی امید بندھ گئی تھی مگر کانگرسی لیڈروں نے وائسرائے سے مفاہمت کرنے سے انکار کر کے اس موقعہ کو کھو دیا۔ میرے نزدیک جنگ کے دوران میں بھی ہندوستان کے مسئلہ کا حل ناممکن نہیں۔ لیکن اب ابتدا ہندوستانیوں کو ہی کرنی پڑے گی۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ روس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کالینن کے علاقہ میں تین روز کی شدید لڑائی کے بعد روسی فوجوں نے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا جرمنوں نے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر روسی فوجوں کو روک نہ سکے۔ ایک مقام پر پانچ ہزار جرمن سپاہ موت کے گھاٹ اتار دی گئی۔ جرمن ڈیفنس لائن میں شگاف کو وسیع تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ فنی محاذ پر بھی روسیوں نے کئی جگہ فنیوں کو بھگا دیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔

ملبورن ۲۲ اپریل آسٹریلین حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریلیا کا ایک تباہ کن جہاز خلیج بنگال میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہؤا غرق ہو گیا۔ اس کے ملاحوں کا کثیر حصہ بچا لیا گیا۔ اس جہاز نے بحیرہ روم میں اطالوی بیڑے کے خلاف شاندار خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور دشمن کی بہت سی آب دوزوں کو ڈبو دیا تھا۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزیرہ پینے (فلپائن) میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ امریکن فوجیں اور دو مقامات سے پسپا ہو گئی ہیں۔ جاپانی طیارے جزیرہ نگروس کے جنوب مغرب میں زبردست سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ برما میں برطانی فوجیں ینچاؤ کے شمال تک ہٹ آئی ہیں۔ یہ مقام تیل کے چشموں کے لئے مشہور ہے۔ پیچھے ہٹتے وقت ہمیں کافی جانی و مالی نقصان ہؤا۔ برما میں اس وقت لڑائی کا زور سیتانگ کے محاذ پر ہے۔ یہاں دشمن کو مزید کمک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ چینی فوج پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے۔ سالوین کے محاذ پر بھی دشمن کو کمک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ بالیک تک پہونچنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جاپانیوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں ملیریا پھیلا ہؤا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ بحر ہند اور بحر الکاہل میں برطانیہ کی بحری قوت کا پروگرام یہ ہے۔ کہ سیلون اور ہندوستان میں ایک ایسی روکاوٹ پیدا کی جائے۔ جو دشمن کو مشرق وسطیٰ کی طرف بڑھنے سے روک دے۔ اگرچہ اس علاقہ میں کلیدی مقامات سے ہم محروم ہو چکے ہیں مگر پھر بھی جوابی حملہ ضرور کیا جائے گا۔

قاہرہ ۲۲ اپریل۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں جنگ کو مصر سے دور رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔ ہم اتحادی فوجوں کو مصر سے بھرتی بھی نہ دیں گے۔ مگر برطانیہ کے ساتھ ہمارے جو معاہدات ہیں۔ ان پر سختی سے عمل کریں گے ہاؤس نے وزارت پر اعتماد کا ووٹ پاس کیا۔

بنارس ۲۲ اپریل۔ ہندوستان سوشلسٹ ری پبلکن ایسوسی ایشن کی طرف سے ۱۹۲۵ء میں ایک ریلوے ٹرین پر ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔ آج اس مقدمہ میں سرکاری گواہ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس پارٹی کا مقصد سرکاری خزانوں کو لوٹنا تھا۔ تاتشدد آمیز ذرائع سے برطانی گورنمنٹ کا تختہ الٹایا جا سکے۔ ہماری پارٹی کانگرس کے پردہ میں کام کرتی تھی۔ اور اس کے ہر ممبر کو اپنے خون سے حلف نامہ لکھنا پڑتا تھا۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ نیلز اور کیلے میں دو فرانسیسی جہاز تباہ ہو گئے۔ خیال ہے انہیں ان فرانسیسیوں نے سازش کر کے خود ڈبو دیا ہے۔ جو ان کے جرمنی کے ہاتھ میں چلے جانے کو پسند نہ کرتے تھے۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ ہندوستان کی جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں جنرل ہیڈ کوارٹرز میں نمایاں توسیع کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سال ستر ہزار مربع فٹ کی توسیع کی گئی تھی۔ اور اس سال مزید ایک لاکھ مربع فٹ زمین لینے کے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ نئی عمارتیں سطح زمین سے چھ فٹ اونچے چبوتروں پر تیار کی جائیں گی۔ عمارت کے لئے چھ لاکھ روپیہ خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ امریکن مشنوں کے لئے جو یہاں آئے ہیں۔ امریکن گورنمنٹ کے خرچ پر عمارتیں بنائی جائیں گی۔ امریکن مشن پچاس افسروں اور پانسو سپاہیوں پر مشتمل ہیں۔ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ ہسپتال بھی بنوائیں گے۔

ملبورن ۲۲ اپریل۔ برما میں ایراوتی کے محاذ پر کل سارا دن لڑائی ہوتی رہی جاپانیوں نے نینانگ یانگ پر جوابی حملے کئے ہیں۔ جنہیں چینی فوجیں پسپا کر رہی ہیں۔

کراچی ۲۲ اپریل۔ فوجی کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کیماڑی کی بندرگاہ اور ملحقہ جزیرہ میں رات کے ساڑھے بارہ بجے کے بعد سے کسی جہاز کو حرکت کرنے کی اجازت نہیں۔ سمندر کے دوسرے رقبوں میں بھی ٹریفک پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔

لاہور ۲۲ اپریل۔ حکومت پنجاب کی طرف سے مدیر پرتاب کو نوٹس موصول ہؤا ہے۔ کہ آئندہ جنگ کے متعلق کوئی خبر بغیر سنسر کرائے شائع نہ کی جائے۔ اسی طرح جنگ کے متعلق مضامین بھی اشاعت سے قبل سنسر کرائے جائیں۔

بہاولپور ۲۲ اپریل۔ نواب صاحب نے میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہیوں کے بچوں کی ہر قسم کی تعلیمی فیسیں معاف کر دی ہیں۔ اور ان کو وظائف دینے کے لئے پانچ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

دہلی ۲۳ اپریل۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں مردوں کو بھی بطور دائیوں کے بھرتی کیا جائیگا۔ جو میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں وارنٹ افسریوں کے سرکاری ملازم بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل دفتر جنگ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب سے جاپان اور امریکہ میں جنگ شروع ہوئی ہے۔ امریکن بیڑا جاپان کے ۵۹ فوج بردار۔ مال بردار۔ اور جنگی جہاز غرق کر چکا ہے۔ غرق شدہ آب دوزیں اس کے علاوہ ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی